

بسم الله الرحمن الرحيم نهیں اونصلی علی رسلہ الکریم

احکام رمضان

(از تصنیف مولانا احمد الفاظ صاحب دھلموی شیخ احمدیت رحمانی)

روزہِ رمضان اسلام کی بنیاد ہے۔ اسلام کے پانچ اکان میں، توحید و رسالت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، ماہِ رمضان، اور حج بہت اثر۔

رسول اللہ علیہ وسلم جب چالیس برس کے ہوئے تو ضلعت بتوت کے ساتھ مستشفی ہوئے۔ ابتداء بتوت سے تعلیم توحید کی شروع ہوئی اور اتاباع رسالت کی فرضیت اور وجوب کا بیان ہوا اور ہوتا ہا۔ بلائنا، پڑائیاں لانا۔ ان کتب پر جوابین ایسا پڑا کہ ایسا کل انبیاء پر بیان لانا۔ قیامت و حساب کتاب۔ تقدیر الہی پر بیان لانا۔ اور کل اعتقادی باقی کا بیان ہوتا رہا یعنی شرک کی نہست اور محشرات الہی دغیرہ کا بیان ہوتا رہا۔ پانچویں برس رسول مقبل صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ معراج کی رات پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی۔ آپ کہہ ہیں تھے۔ نماز کے بعد بیعت سے پہلے زکوٰۃ فرض ہوئی۔ دوسرے سال بیعت کے روزہِ رمضان فرض ہوئے۔ اس کے بعد آٹھویں سال فتح مکہ کے وقت میں حج بیت اللہ فرض ہوا۔ توحید و اعتقادی باشیں راس لطاعتیں ہیں یعنی کل عبادات و فنیہ کی جڑا اور بنیاد اور اکان اس کی شاخیں ہیں۔ جب آدمی توحید میں کامل ہو گیا۔ آخرت کا پختہ یقین ہو گیا اس وقت شریعت کی کل باقی کی تعمیل انسان پر اسان ہو جاتی ہے۔

ماہِ رمضان کا روزہ فرض ہے | قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اذنكم عينكم الصيام ماذا تبتاع
| [الذين من قبلكم لا يفرضون] ایہ فرمان ہے۔ اسے بیان ہا اور روزہ تم لوگوں پر فرض کر دیا یہ۔ کہ تم پہنچ کر نہ ہو۔ اور تیسرا آیت جو اسکے بعد ہے اسیں ایسا کہ اسے فرمایا کہ وہ روزہ کا مہینہ رمضان مبارک ہے۔ ایک مہینے کے روزے فرض ہیں۔ اسکا مکار کافر ہے۔ تاک روزہ بغیر عذر فاسق فاجر دوزخ کی آگ دھکتی اس کیستہ ہے شریعت الہی میں روزہ نامہ کہا نے کی چیز اور سینے کی چیز سے اور ہر یہی سے صحبت کرنیے سب سعی صادق سے آفتاب ڈوبنے تک پہنچنے کرنا یکا۔

چاند کا دمکھنا اور اس کا حکم | اہمیتہ عربی کبھی انتیں کبھی تین دن کا ہوتا ہے جو سوت چاندِ رمضان کا ہو گیا روزہ روپیہ فان غم عليکم فاماکلوا عده شعبان ثلاثین متفق علیہم صحیح بخاری صحیح مسلم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں چاند دیکھنے پر روزہ رکھو چاند دیکھنے پر افطا کرو۔ اگرابر ہو جائے شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ یعنی تیس دن شعبان کے پورے کر کے اسکے بعد سے پھر روزہِ رمضان شروع کرو۔ اسی طرح بعد رمضان کے شوال کا چاند دیکھا جاوے انتیں یا تین روزہ کے بعد افطار کرذ الوب، رمضان شریف ختم ہو۔ اگر اس کے بعد سے چاند عید کا نہ دیکھا۔ رمضان کے روزے تیس پورے کر کے افطا کرنا ضروری ہے۔ نماز عید کی نہیں۔ ابر یا غبار کے سبب سے بعض جگہ چاند دیکھا گیا۔ اور بعض جگہ لوگوں سخا سی روز چاند دیکھ لیاں کی شہادت کی بنائے روزہ

رکھنا ہوگا۔ دعے زیادتے دکھا جہت ہترے اگر ایک ثابہ بھی سچا عادل مقنی ہے اور اس نے شہادت دی کہ میں نے چاند فلاں جگد تھا فلاں و قوت۔ اسکی سبادنہ بھی رفعہ رکھنا ہوگا۔

عن ابن عباس قال جما اعزی باللہ عنی صلی اللہ علیہ وسلم فقل انی رأیت الھلال يعني هلال رمضان فقال الشھد ان لا إله إلا الله قال نعم فقل شھد ان محمد رسول الله قال نعم فقل يا بلال اذن في اذن من ان يصوّر ما عندي اهواه بودا و ستره میں فی ابن ماجہ درمی۔

ایک بڑی سترے رسول انہیں مصلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے تھے رمضان کا چاند پکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو گوای دیتا ہے کہ اللہ کے سر اور کوئی سود نہیں (وہ اکیدا ہے اسکا کوئی شریک نہیں) کہاں لین گواہی دیتا ہوں آپ نے فرمایا تو گوای دیتا ہے کہ محمد اسکے رسول ہیں۔ کہاں (میں گواہی دیتا ہوں) آپ نے فرمایا سے بلل لوگوں میں اعلان کر دے کہ کل سے لوگ رفعہ رکھیں۔

عن ابن عمر قال تعالیٰ الناس الھلال فأخبرت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیت فصام و اصر الناس بصیر امہ۔ رواه ابو داؤد والدرقطنی والدارمی وابن حبان وابن حکیم وجو صحیح البیهقی وصحیح ابن حزم۔

عبدالستار بن قمر فرماتے ہیں لوگ چاند کیہ رہے تھے لیکن ان لوگوں نے نہ کیا (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند کیہ یا۔ رسول انہیں مصلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھ دیا۔ اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے حدیث صحیح ہے اور حدیث عبدالرشیں عباسؓ میں مرسل ہے یہ حدیث میں حدیث کی شاہ ہے اور صنیل ہی اسکے متتابع ہیں۔

تیسی حدیث۔ عن رجل من الصحابة لنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلتكم الناس في المخريوم من رمضان فندم اعزیزیان فشھدا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم باشه لا هلا الھلال امس عشمه فامرس رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الناس ان يفطروا رواه احمد ابو داؤد وزاد في روايته وان يغدو الى مصلاهم رواه احمد ابو داؤد والسلان وابن ماجہ وصحیح ابن المنذر وابن الصکن وابن حزم حدیث اول میں صحیح ہے۔ سُكْتَ عَنِ الْبَوَادُ وَالْمَنْذَرِ وَجَالَ الْحَرَّ الْصَّحِيمِ نِسْلَ الْأَوْطَارِ۔ ایک صحابی فرماتے ہیں تو لوگوں نے اختلاف کیا مثمن کا آخر دن تھا (چاند ہوا ایسیں) دفعہ میلان باہر سے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہادت دی کہ ہم لوگوں نے چاند کیا ملک شام کو۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ لوگ رفعہ افطار کر لیں۔ اور فرمایا سچ ہوئے یہ گھاٹے میں لوگ چلیں نماز عید کیتے۔ ابو داؤد وغیرہ کی روایت ہے صحیح ہے۔ حامل حدیث مذکورہ کا یہ ہوا۔ رفعہ رمضان کے لئے ایک گواہی نہار کی شہادت کافی ہے۔ دو کی یا زیادہ کی ہو سترے۔ روزہ رکھنا فرض ہوگا۔

رمضان مبارک کے خاتمے پر رفعہ تک کرنے کیلئے دو گھانتی و بنداری ضرورت ہے جو قوت دو شاہزادے گواہی بھی کہنے اور تیس رمضان کو چاند کیا ہے۔ روزہ لوگ افطار کر دیوں اور صبح نماز عید کی او اکریں۔ اگر شاہزادا معلوم ہیں یا فاسق فاجر ہیں ان کی شہادت کا کچھ اعتبار نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ راشھد واذع عدل منکع۔ وقال تعاليٰ یا ایها الذین امنوا ان جلوکم فاسق بیناءً قتيلنا و آتیہ۔ ان دعا بیزی سے ثابت ہو گواہ اور خوبینے والا عاقل عادل مقنی دیندار ہونا چاہئے۔

نیل الادوار میں ہے والحدیث ان للذ کو ران فی الباب یہ لکان علی ھاتقبل شہادة الواحد في دخول رمضان عبد الله

بن ہارک احمد بن حنبل و امام شافعی و غیرہ کا یہی ذریعہ ہے۔

امام فوزی شارح صحیح مسلم۔ شرح مسلم پر فرماتے ہیں۔ لا تجوز شہادۃ عدل واحد جملی علال شوال عند جمیع العلماً الا بالا تو رفعہ بعدل انھی دینی رمضان کے ختم ہوتے کیلئے ایک آدمی کی شہادت جائز ہیں۔ اور نہ اس کی شہادت پر روزہ ترک ہوگا۔ تمام علماء کا اتفاق ہے۔ سوا ابو ثور کے۔

شعبان کی آخری تائیخ تقویں میں کو روزہ رکھنا رمضان کے چال سے درست نہیں اسلئے کہ انتیں شعبان کو چاند نہیں ہے۔ **یوم الشک** ہوا کسی نے اسکے بعد روزہ رکھا کہ اگر چاند کی خبر گئی تو روزہ رمضان کا ہوگا۔ اور اگر چاند ثابت نہ ہوا تو روزہ نفلی ہوگا۔ اس شک کے بعد سے روزہ درست نہیں۔ عن عمار بن یاس رقال من صام اليوم الذي يشد فيه فقد عصى ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ابو اکوڑت نبی این ما جه۔ جس نے یہ لفک میں روزہ رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نے تأولی کی۔ رمضان کے استقبال کیلئے روزہ رکھنا ایک دوسرے ہمچنانجاہر ہے۔ اگر کسی شخص کی عادت تھی تعلیٰ روزہ رکھنے کی اور دونوں میانے روزہ رکھنے کا اتفاق نہ ہوا اس شخص کو اجارت ہے کہ آخوندی مقرر رکھ لیوے۔ متن ابی داؤد میں ہم سخت حدیث موجود ہے۔

چاند ایک شہر کا دوسرا جلگہ کیلئے ایک شہر یا ملک میں چاند دیکھا جاوے دوسرے شہر یا ملک کیلئے کافی ہے یا نہیں۔ اکبیں علماً اس کے دو فرقی میں ایک گروہ ہماز رکھتے ہیں۔ دوسرے گروہ جائز نہیں رکھتے اگر دوں

شہروں میں زیادہ فاصلہ ہو جس سے آفتاب کے طلوع غروب میں زیادہ اختلاف ہو۔ دونوں فرقیں دلائل پیش کرتے ہیں۔ لیکن دوسرے فرقی کے جو دلائل ہیں اس پر عمل کرنے سے علم میں خطاں پیدا نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ایک شہر کی رویت دوسرے شہر کے لئے کافی نہیں بلکہ پہنچنے دیکھنے پر عمل کریں۔ مثلاً کلکتہ اور دہلی کے غروب آفتاب میں آدمی کے اختلاف ہے یا اس سے سنائی اگر کلکتہ میں آفتاب غروب ہوگا پہنچ بجے۔ تو دہلی میں غروب ساڑھے پہنچ بجے کے بعد ہوگا۔ لیے وقت میں بعض اوقات کلکتہ میں چاند دیکھا جاتا ہے اور دہلی میں دیکھا جاتا۔ یادی میں چاند ہوتا ہے اور کلکتہ میں نہیں اس صورت پر اختلاف لازمی ہے۔ تو اس وقت میں حدیث ابن عباسؓ کی جو مسلم میں ہے ہر دو ایت کریب تابعی پر عمل کرنے سے کوئی تنازع نہیں ہوتا اینی یا ایک شہر بعید مسافت کا چاند دوسرے شہر پڑھنے کیلئے کافی نہیں بلکہ اپنے ملک کے دیکھنے چاند پر عمل کریں۔ اور اگر قرب قرب کے شہروں میں چاند ہوا۔ لوگ روزہ رکھیں اگرچہ اس شہروں والی نہیں دیکھا شرعاً ہے شہادۃ معتبرے ہوتا چاند کا ہونا چاہئے۔

روزہ میں نیت کرنا انقلی روزہ ہوایا فرضی روزہ رمضان ادا اور قضا یا روزہ نذر ہر ایک میں نیت کرنا لازمی ہی نہیں روزہ میں نیت کرنا رات ہی سے رفہ کی کرنی جاوے یہی بہتر ہے۔ اور اگر رات میں روزہ کی نیت نہیں کی کسی وجہ سے صحیح کے

وقت یا بعد طلوع آفتاب میں نیت کر لینا چاہئے دوپر سے ہے صحیح ہے روزہ صحیح ہوگا۔ اس لئے پر حدیث روزہ عاشورہ والی۔ صحیح بخاری صحیح مسلم میں جو واصبے محلی دلیل ہے وہ یہ ہے عن سلمة بن الاکوہ ان الاکوہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر رجل امن اسلام ان اذن فی الناس اذ فرض صوم عاشوراء لا کل من اکل فلیمسك ومن لم رأی کل فلیصم۔ رعاہ البخاری وغیرہ۔ جو رویت رات میں نیت کرنے کی ہے وہ حکم ہے۔ روزہ کی نیت کرنا رات میں بہتر ہے اس صورت میں دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

فضیلت روزہ رمضان روزہ رمضان ہر ایک عاقل بالغ پر فرض ہے۔ مرد ہوں یا عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں (اسے مسلمانوں) رمضان کا مہینہ تھا اسے سامنے آیا۔ ہمیشہ برکت والا ہے۔ اس ہمیشے کروزہ تھا اسے اور فرمادی کیا
روزہ ایزد، تمہان کے اس ہمیشہ میں کھل رہتے ہیں افسوس فخر کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیطان سرکش قید کر دیتے جاتے ہیں۔
اس ہمیشہ رمضان میں ابک (ذ.الله کے نزدیک) ہزار ہمیشہ سے بڑھ کر ہے۔ جو عجلی شب قدر سے محروم ہے (عبادت ذکر افسوس کیا)
بلکہ محروم ہرگیا (بڑے تواب سے) ائمہ نما نی۔ ایک حدیث اور سن ابن ماجہ میں ہے حدیث مذکور کے ہم معنی ہے۔
ابوہریرہؓ معاویہ میں کرتے ہیں سہل ائمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان داخل ہوتا ہے دروازے کا سان کے
کھل جاتے ہیں۔ دروازے حنت کے ٹھوڑا بتبے جاتے ہیں دوزخ کے روانے بند کر دیتے جاتے ہیں۔ شیطان کی جماعت زنجیروں
جاتوی جاتی ہے۔ دروازے رہمت کے عمل جاتے ہیں بخاری مسلم۔

سلیمان سعی حبیل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حنت کے آٹھ دروازے ہیں ایک دروازہ کا نام زینا
ہے۔ اس دروازہ سے (جنت ہے) نہیں داخل ہوتے مگر روزہ دار۔ صحیح بخاری صحیح مسلم۔ یہ دروازہ معنے داروں کے مناسب ہے۔ ریاض ہے
زمیں سے زمیں سے معنی سہابی کے ہیں یعنی جو لوگ دنیا میں بھمکے پلے سے رب رونے کے سب سے ان کے لئے اعلیٰ مرتب ہیں
دروازہ ہمیشہ ای و لا ہے جو باعث ہے روزہ داروں کی خوشی کا۔ بوقت دروازہ حنت کا دکھانی دیکھا لوگ خوش ہو جائیں۔
ابوہریرہؓ رضی۔ ائمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنے عمل اولاد آدم کے نیک ہیں دس تا بڑھا
جاتے ہیں سات سو تک (تواب ہے) ذرا نہیں افسرنا کی مگر روزہ ہے سیرے ہے میں ہی اسکا بلہ دیکھا۔ میرے ہی سب سے (میری)
خطاط ہو کھانا دہیا (خواہش کو حصہ ٹوپیا۔ روزہ دار ہے) دو خوشی ہے۔ ایک خوشی (اسکو حاصل ہوتی ہے) افطا کرنے کے وقت اور ایک
خوشی ہو گئی جستوت اپنے رب سے ملاقات کر گیا۔ روزے دار کے منہ کی بواہ کے نزدیک بہتر ہے خوبی مشکل ہے۔ روزہ (عذاب
الہی کے سامنے) ذمہال ہے جب کوئی شخص روزہ کے دن میں روزہ رکھنے نہ ہیوہ بات کرے نہ شور شار کرے۔ اگر کوئی شخص
اس سے گالی گورج کرے یا جگہ مار کرے۔ روزہ دار اس سے کبے بیٹکیں روزہ ہوں۔ صحیح بخاری مسلم۔

غیبت جھونٹ وغیرہ سے روزہ قبول نہیں | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص جھوٹ سے پرہیز نہیں
حرکتوں سے پرہیز نہیں کرتا۔ ائمہ پاک کو اسکے روزہ کی کچھ پرواہ نہیں اسکے ہم معنی حدیث بخاری۔ ابواؤذر ندی میں موجود ہے جنما۔ چنان
بہالت کی باتیں کرتا روزہ کی حالت میں سخت منع ہے رُذنا جھلگنا سخت منع ہے روزہ اسکی وجہ سے بر باد ہو جائیں۔ تجارت وغیرہ کے
معاملات میں ضروری باتیں رُذنا درست ہیں لیکن جھونٹ سے پرہیز کرے۔ بلا ضرورت زمان بند کر کے ذکر اللہ میں زبان جاری رہے۔

رخصدت محرکی | بیمار سافر کو روزہ رکھنے نہ رکھنے میں خصت ہے فرمایا اللہ پاک نے فہم کان منکم مریضا اولیٰ
گتی پوری کرے۔ الام کا سافر ہو لیے وقت میں روزہ رمضان کا رکھنا افضل ہے تکلیف والا سفر ہوا میں روزہ رکھنا جائز ہے
حدیث بخاری مسلم میں حکم موجود ہے۔

بوڑھی بوڑھے اگر روزہ رمضان رکھنے پر قدرت نہ کھیں یا کمزوری کے سبب سے روزہ رکھنے میں اٹھا بیٹھا مشکل ہو جائیگا۔

یہ وقت میں روزہ نہ کھیں۔ ہر روزہ کے بعد ایک مسکین کو کھانا دیا کریں درست فاطمہ عورت اما مرضعہ دودھ پلائیں الی عورت بچے کو ان دفعوں کی اجازت نہیں ملے تھے مثقت کے وقت میں یادوں ص خشک ہو نیکخون ہے روزہ نہ کھیں ہر ایک روزہ کے بعد لیں روزانہ ایک مسکین کو کھانا دیوں۔ جب تدرست وکیمیا اور کچھ خوف نہیں بلے باہر ہے قضا دیوں اور اگر روزہ کی قضا نہ کھیں وہی کھانا دینا کافی ہے۔

عن انس بن فالک الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل وضع عن المسافر الصوم و شطر الصلوة وعن الحجبي والمرضع رواه ابخت و حسنة الترمذی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں ک اللہ عزوجل نے سافر کو روزہ اور نامنے قصر کرنے میں رخصت دیری اور حمالہ اور مرضعہ کو روزہ ترک کرنے میں رخصت عنیدت فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین دن سوچ نہیں اپنے ٹکمیں باقی ہے میں للشیخ الکبیر والمرأۃ الکبیرۃ لا یستطيعان ان یتصوما فیطعمان مکان کی یوم مسکیناً بخاری و عن عکھتمان ابن عباس قال للبعلی والمرتضی رواه ابو جعفر ع آیت تذکرہ میں یہ معززہ بن داخل ہیں بڑھی بوڑھے جمل والی عورت اور دودھ پلانے والی عورت روزہ ترک کریں غذی کے سبب سے ہر روزہ کے بھلے میں روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلاؤں۔

روزہ کی قضا جو غذی رشی میں روزہ نہ کھو سکا اندھا فریبا رحائص عورت کے رمضان کے بعد ہی جلدی روزے کی قضا رہنا ہوتا ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے تاخیر ہو گئی تو دوسرے رمضان کے آنے تک روزہ رکھ دیوں۔ پسے درجہ لکھتا رکھیں یا نامنہ دیکروں طرح درست ہے، جہا تک ہر قضا رکھنے میں جلدی کریں۔ مقدار سے کہیں مت ہا آ جاوے اور روزہ اسکے ذمہ رہ جاویں۔ عن ابن عمر ان الشبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قضا رہمنا ان شاء فرق و ان شاء تابع رہنا الدارقطنی وقد صحح البجوزی، ایک حدیث مرحل حن الان و اسکی متایع بھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں رہمنا کے روزہ کی قضا چاہے پس درپے رکھے یا کبھی بھی ناغد کر کے۔ اصل گنتی روزہ کی قضا پوری کریے۔

کوئی شخص مرد یا عورت مرجاوسے اور ان کے ذمہ روزہ کی قضا دینا باقی ہے ماس صورت میں جو اسکے وارث ولی ہیں روزہ اس کی جانب سے رکھ دیں درست ہے میت کے ذمہ سے فرض ادا ہو جائیگا۔ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات و علیہ صیام صام عنہ ولیہ متفق علیہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مگریا اور اس کے ذمہ کوئی روزہ ہے ولی روزہ رکھدیں۔ رمضان کا روزہ ہو یا فرمہ نذر دنوں میت کی جانب سے رکھنا درست ہے۔ اور اگر وارث لوگ میت کی جانب سے ہر ایک روزے کے بھلے میں کھانا دیوں یہ بھی درست ہے اسکے متعلق حدیث مرفوع آئی ہے لیکن ضعیف است عبد الرحمن عمر ع عبد اللہ بن عباس صحابی وغیرہ کا البنت صحیح طور پر موقوفی موجود ہیں۔

روزہ کا کفارہ وغیرہ جو شخص کوئی روزہ قصدًا بلا عنزہ کھانا کھا کر یا پانی پی کر ترک کر دیوے۔ سخت گناہ کا مرتبہ ہوا۔ تو بکرے اور روزہ کی قضا اور اکرے اسکے ذمہ کفارہ ہے یا نہیں بخوبی ایں علم کفارہ کے قائل ہیں لیکن اس امر پر کوئی حدیث صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے موجود نہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے روزے کی حالت میں صحبت کرے کفارہ اس صورت پر دنیا لازم ہے اور اس روزے کی قضا بھی ادا کرے۔ اس کا کفارہ یہ ہے ایک غلام آزاد کرے اور اگر اس پر قادر نہیں دو ماہ کے روزہ پر درپے رکھے۔ اور اگر اپری ہی قدرت

نہیں۔ ساتھ مسکن کو کھانا کھلادے حدیث صحیح کماری صحیح مسلم ابو داؤد۔ ابن ماجہ وغیرہ میں اسکا حکم موجود ہے۔

جگوئی شخص فرستے کی حالت میں بھول کر ہوا اپنا کھانا کھایو یا پانی پی لیوے جو قت یاد آجائے ہے کافر یا پانی ہیو
بیکھر پیسے روزہ میں کافی نقصان ہیں زندہ صحیح ہے۔ عن ابی هریرۃ ثان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
نسی و یہو صائمہ فاکل او شرب فلیتم مسویہ فاما الطعلم لله و سقاہ رواه البخاری ومسلم وغيرہ ابی هریرۃ
عنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھول کر کھانا کھا لیا پانی وغیرہ پی لیا۔ روزہ پورا کرے۔ اللہ
نے اسکو ھلدا دیا اور پیاوایا۔ بخاری نے مسمی عینی اس کے ذمہ نے قضا ہے کافر روزے کا ثواب بھی لیگا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص بھول کر روزے کی حالت میں ہوئی سے صحبت کرے لیکن جو قت یاد ہے اسی وقت علیہ
بوجاوسے روزہ میں کوئی نقصان نہیں۔ زمان روؤں کے ذمہ قضا ہے کافر۔

روزہ کی حالت میں کیا چیزیں مباح ہیں کیا نہیں | اس مسئلہ کا تائیل مرمنی میں مذکور است ہے روزہ کی حالت
میں درست ہے اگر ضعف و لکڑ و بوجا یا کاخوف ہو تو یہ روزہ میں نقصان ہوگا۔ روزہ کی حالت میں میاں ہوئی سے
بوس کرنا بھوکتا ہے لیکن بسا کے لئے اجازت ہے جو اپنے نفس پر قابو کھتا ہو۔ کہیں صحبت کی صورت نہ ہو بلے ورنہ کفارہ لازم
آئیگا اور سخت گھنہ کار ہوگا۔ ایک شخص نوجوان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوس دکنارہ بھنگی بیوی کے اجازت مانگی آئی ہے اسکو
اجازت نہیں دی۔ اور ایک بیوی سے اجازت طلب کی آپ نے اسکو اجازت دی دی۔ عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ ان رجلا
سئلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرضی لہ واتاہ آخر قہاہ عنہا فاذ الذی رخص له شیخو
اذ الذی نماہ شاب رواه ابو داؤد سكت عنہ ابو داؤد والمنذری والحافظۃۃۃ التلخیص۔

عن عائشہ تقالیت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وہ صائم و پیاشر وہ صائم و لکھ کان املک کم
کارہ۔ رواہ الجماعت الاصنافی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوس دکنارہ تھے (بیویوں سے) اور آپ نفس پر خوب قابو
رکھنے والے سنے۔ روزہ کی حالت میں کھانا پینا اور بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے ان تینوں باطلوں میں سے کسی بات کا مرتكب ہوگا۔
روزہ ثوٹ گیا اور سخت گھنہ کار ہوا۔

سورج غروب ہونے کے بعد کھانا پینا جائز ہے تمام رات اور بیویوں سے صحبت کرنا بھی تمام رات درست ہے جب تک صحیح کی روشنی
نہ ہو۔ جب صحیح ہونیکا وقت قریب آگیا کھانا پینا بندر ڈینا چاہئے اور بیوی سے اگر صحبت رات میں کیا۔ اور صحیح ہونے کے بعد غسل کیا درست
ہے قرآن شریعت و حدیث صحیح مسلم وغیرہ سے یہ ثابت ہے۔ دن کو سونے کی حالت میں با خلام ہو گیا روزہ صحیح ہے روزہ میں کوئی نقصان نہیں
وقت پر افطار کرنا ثواب کا باعث | جب سورج غروب ہو گیا اور پورب سے یہاںی بعد غروب ظاہر ہوئی
روزہ کو نئے کا وقت ہے ایسا عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم یقول اذا اقبل اللیل من ههنا وغایت الشمس فقل افطر الصائم۔ بخاری مسلم
عبد الشبن عمر فی الشعنہ بیان کرتے ہیں میں نے سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب رات سامنے آئی اور وہ کیا شے پڑی

اس جانب سوچ غوب ہو گیا بیک روزہ دار نے روزہ افطار کر دیا۔ یعنی افطار کرنے کے جلدی افطار میں کسے تاخیر نہ کرے لیکن افطار کرنے کے وقت میں تک دکرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ لا يزال الناس بغير واجب لواطفطه بخاري سلم۔ یعنی لوگ ہمیشہ جملائی میں رہیں گے جب تک افطاڑ میں جلدی کریں گے حدیث عمری میں آیہ ہے انشیا کفر ملتا ہے۔ ان احباب عبادتی میں ابجد فطراء بیک میرے بنئے وہ بہت ہی محبوب ہیں مجھے جو جلدی کرتے ہیں روزہ کھونے میں۔ احمد رضی یہ حدیث ہے، ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت ہمیشہ جملائی پر تیکی گی جب تک سحری کھانے میں تاخیر کریں گے۔ اور افطاڑ میں جلدی کریں گے۔ احمد

حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سحری کھاؤ میٹک سحری کھانا برکت کی چیز ہے۔ رواہ سلم وغیرہ۔ اہم ایک حدیث میں یہ ہے سحری کھا کر روزہ کیلئے قوت حاصل کرو۔ دن میں قبولہ کر کے تہجید کی غافری میں مددلو۔ ان ماجھ حاکم۔ یعنی جو وقت سحری کے وقت میں کہہ کھاپی لیگا روزہ رکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ دو یہ رکے وقت میں کہہ سولینے سے جو لوگ رات میں تہجد پڑھتے ہیں ٹیک تہجید کے وقت اٹھ کھڑے ہوئے گی نیند کا غلبہ نہیں ہوگا۔

مسلمانوں کے روزہ میں اور یہود نصاریٰ کے روزے میں فرق ہے وہ لوگ سحری نہیں کھاتے مسلمانوں کو سحری کھانا چاہا ہے۔ مسلم ترمذی وغیرہ میں حدیث اسی طرح ہے اللہ پاک رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے دعا مفترک کرتے ہیں سحری کھانے والوں پر۔ ایک حدیث میں ہے سحری کر لو اگرچہ ایک گھوٹ پالی ہو۔ ابن حبان کی یہ دونوں حدیثیں ہیں۔ نیل الادوار۔

اگر کبھی بھٹے اس سے روزہ کھو لانا سنت ہے اگر نہ لے تو بیانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے۔ عن السن مرضع عاصم وحد التمرقیل فی طریف علیہ و من لم یجعَلِ الْمُرْقیلَ فی طریف علیِ الْمَاء فَامْنَاطْهُو رَوَا اَبُو التَّعْدَیْ وَالْحَالَمُ وَصَحَّحَهُ رَوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ افطاڑ کے دعا پڑھتے تھے۔ اللَّهُمَّ لَكَ حُمْبُتْ وَعَلَى رَسْتَقَ أَفْطَرْتُ مَا يَدِي دُعَابِحِي ثَابَتْ هے۔ ذہب النظاء وَأَبْنَتِ الْعَرْقَ وَثَبَتَ الْأَبْرُجُ وَأَشَاعَ اللَّهُ تَعَالَى ه

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کبھی پاپے اس سے افطاڑ کرے اور جو پاپے پالی سے افطاڑ کرے۔ پان صاف ستری چیز ہے۔ روزہ دار نفرہ جلدی افطاڑ کرے اور نماز مغرب کیلئے جلدی کرے یہ سنت ہے مسلم۔ ایک حدیث میں وارد ہے ابھی سحری مومن کی کبھی ہو۔ ابن حبان نیل۔ سبع صادق سے پہلے سحری کھا کر فراغت حاصل کرے۔ تک سے بچنا چاہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سحری میں اور فجر کی نماز میں پھاپ آبت پڑھنے کے فرق ہوتا تھا دن خاری سلم۔ آخر رات میں سحری ہتر ہے اگر کوئی شخص اذان کے وقت دوڑہ وغیرہ کا پالی لے ہوئے ہے پی لینا چاہا ہے۔ بشرطیکہ اذان مشکوک وقت میں ہو رہی ہے کہ فجر قریب ہے سیندی ظاہر نہیں ہوئی۔ مشکوک وقت میں فجر کی آذان درست ہے۔

ماہ رمضان میں الگرو آذانیں کہی جاویں ایک آذان آخرات سحری ہجھ کیلئے اور ایک اذان بعد سبع صادر نماز کیلئے سنت ہے۔ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ ابْلَاجَلَانِدَى بَلِيلَ فَكَلَوَا وَأَشْرَبُوا حَتَّى يَنَادِى ابْنَ مَكْتُومَ قَالَ وَكَانَ ابْنَ مَكْتُومَ رَجُلًا عَمِىًّا لَا يَنَادِى حَقَّ يَقَالُ لِمَا صَبَحَتْ اِمْجَاهَتْ مَتَقَعَ عَلَيْهَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَمْرِونَ فِي اللَّهِ عَنْهُ كَہتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بلال رات میں اذان کہتا ہے تم لوگ حکتے پینے روپیا نک کعبداللہ بن مکتوم اذان کے۔ عبداللہ بن مکتوم اندر تھے جس وقت لوگ ان سے بہنے تھے صبح وکی صبح ہو گئی۔ اذان کہتے تھے۔

رات میں تہجد کیلئے جواز ان سے ہے، وہ مذکون شعر مقرر کر دیا جاتے تاکہ لوگوں کو معلوم ہے کہ اذان تہجد کی ہے آوازے لوگ معلوم کر لیں گے اور جو فجر کے وقت اذان کے وہ بھی خاص آدمی ہوتا کہ معلوم ہو جاوے کہ اذان فجر کی ہے۔

روزہ افطار کرنا باعث ثواب [من اجوان انصافہ شیدت: ترمذی حسن حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں]

جو کوئی کسی روز روز دار کا روزہ افطار کرے تو فرمائے، واسکے برابر ثواب ملیگا روزے دار کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ مذکون فارسی صحابی کہتے ہیں رَحْلَةُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَتْ هُمْ لَوْغُوْنُ کوشہبان کے آخرین میں خطبہ سنایا فرمایا لے لو گوئیں سنبھلیں۔ اذان کے بعد میں مغلی قیام کرنے والوں کو نماز پڑھنا۔ مقرر کر دیا جو کوئی شخص کسی بھللوں کے ذریعے سے رمضان میں تقرب حاصل کرے دینے کا حقیقت ہے، اسی کے دوسرے دنوں میں اُست ذرض ادا کیا اور جو فرض مذکون میں ادا کرے گویا کہ مرض فرض دوسرا دنوں میں ادا کئے جائیں۔ مسجد کے بعد دوسرے دنوں میں اُست ذرض ادا کیا اور جو فرض مذکون میں ادا کرے گویا کہ مرض فرض دوسرا دنوں میں ادا کئے جائیں۔

جبکہ ہبہ کا بدلہ بنت بے یعنی (لوگوں کے ساتھ) سلوک کرنے کا ہے۔ یہ مہینہت مونن کی روزی میں برکت ہوتی ہے کبھی شخص نے کسی نہ کر کرہے۔ روزہ افطار کرنا اگر اس سے معاف ہو جاتے ہیں اور جنم سے گردن اسکی آزاد ہو جاتی ہے۔ روزے دار روزہ دار کا جسمی رمضان میں روزہ افطار کرنا اگر اس سے معاف ہو جاتے ہیں اور جنم سے گردن اسکی آزاد ہو جاتی ہے۔

تواب روزے کا ملتا ہے افطار کرنا بسا کوئی ثواب ملتا ہے۔ صحابے کہا یا رسول اللہ اکی طاقت ہر ایک لوگ ہم میں نہیں پائے کسی دفعے دار کے روزے کو افطار کر راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک یا ثواب عنایت فرماتا ہے ایک گھوٹ دفعہ پر ایک کچھ پر ہے ایک گھوٹ پانی پر اور جسمی روزہ دار کو آسودہ کر کے (کھلما) پلا دیا۔ اللہ پاک (قیامتت کے دن) میرے حوض (کوش) سے پلا یا کچھ پر یا سا نہیں ہو گا کیا نک کر جنت میں داخل ہو۔ یہ مہینے اول دس روز رحمت کے ہیں۔ اور (روزہ عشرہ) دریان و الامنفت کا ہے (آخری عشرہ) میں دوسرے لوگ آزاد کئے جاتے ہیں۔ بکوئی شخص لوٹڑی غلام پر آسانی کرتا ہے رمضان میں اللہ پاک اسکے لئے بخش دیگا۔ اور زونخ کی آنکے آزاد کر دیجی۔ یعنی کثرہ طرق سے یہ حدیث آئی ہے اسوجہ سے قابل جمعت ہے۔ لوگ خادم خادم پر آسانی کرنا ماہ رمضان میں حدیث مذکوریں داخل ہے تاکہ روزہ آسانی رکھ سکیں۔ حاصل یہ ہے روزے دار کو روزہ دھکوونا افطاری کے وقت میں باعث ثواب ہے لوگوں کے بیہاں افطاری بھیجا اس جدوغیرہ میں افطاری کرنے کے لئے کھانا وغیرہ دودھ شرب بھیجا باعث ثواب ہے یہ مہینہ رمضان میں عزیز رشتہ دار تیم یہ مسالکین غربا کے ساتھ سلوک کرنا باعث ثواب ہے فرض ادا کر نیکا درجہ رکھتا ہے۔

ترادیج تہجد فرکر اللہ صد رکوہ [امہینہ رمضان میں تلووت قرآن ذکر اشد استغفار تبع ہمیل کمکی کثرت ہونی چاہئے۔

میں ہوا کی طرح تین ہو جاتی تھی رمضان میں صدق خیرات وغیرہ میں ایسا جو ایں یہ مہینہ پھر ہمیشہ کہاں ملتا ہے۔ مہینہ رمضان رکوہ ادا کر نیکا ہمیشہ ہے۔ ستر رکوہ ادا کر نیکا ثواب حاصل ہو گا۔ نقی نیکیوں کو رمضان میں ادا کئی نہیں فرض کا ثواب ہے۔ رمضان کی راتوں میں جماعت سے ترادیج پڑھنا باعث ثواب ہے۔ اسی طرح تہجد نقی نمازیں اول رات میں ہو یا دریانی رات میں۔

آخرات میں زیادہ فضیلت بے جا ہوتے ہے ہو یا کیلئے اکیلے تھے۔ مکروہ میں پڑھیں یا مسجدوں میں کل باعثِ ثواب ہے رسول اللہؐ کے
امن علیہ وسلم فرمائے ہیں من صام رمضان نا عملوا حتساً باغفرانہ ما نقلتم من ذنبه ومن قام رمضان إهملاً واحتساباً
غفرانہ ما نقلتم من ذنبه ومن قام همیلاً ما القدر ایماناً واحتساباً غفرانہ ما نقلتم من ذنبه بخاری مسلم عن بن ماجہ
جس نے روزہ رکھا رمضان کا ایمان کے ساتھ اور خلوص نیت سے تائب کیئے اسکے لگناہ لگے معاف کرنے کے طرح جس سے رمضان
کی راول میں قیام کیا اُنفل پڑھا ہے اسکے لگناہ بخش دیئے گئے۔ لورس نے شبِ قدر کے دربار میں
میں قیام کیا اُنفل نماز پڑھا اسکے لگناہ معاف ہو گئے تین نعمتیں، بعضیں تائیوں بات کو رسول اللہؐ کی امن علیہ وسلم نے جا ہوتے
پڑھایا۔ اور اس کے بعد آپ نے فرمایا میں پڑھیا یہ نماز رمضان کی کہیں فرض نہ ہو جائے اس خوف سے گھر سے نسلکی بخاری میں
بعد وفاتِ حضرت صلیمہ خوف جنارہ اس وجہ سے با جا ہوتا اور تہذیب و نواف طرح مستحب اور باعث ہے۔

تعدادِ رفع و قیامِ رمضان [الوگوں کو تراویح قیام اللیل میں جماعت کے ساتھ شامل ہٹھا ہے باعثِ ثواب ہے]
رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان غیر رمضان میں ہمیشہ تہذیب پڑھا کرتے تھے گیا۔
رکعتِ رمضان میں تہجد آپ کی غیرِ رمضان میں سات رکعت نور رکعت گیا، رہ رکعت تیرہ رکعت تک ثابت ہے مع و ترکے۔ صلاح ستر کی
کتابوں میں یہ حدیثیں موجود ہیں۔

قیامِ اللیل تہجدِ رمضان میں رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے گیا رہ رکعت ثابت ہے مع و ترکے بخاری مسلم و غیرہ۔ الگوئی شخص
زاویج مقرر کرے جو سنت ہے اسکو مقرر کرے یعنی گیا رہ رکعت جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زاد خلافت میں تمیم داری صحابی کو اور
ابن عباس صحابی کو نمازِ تراویح پڑھانے کیلئے امام مقرر کیا تھا وہ گیا رہ رکعت پڑھا کرتے تھے (مولانا) الگوئی شخصِ رمضان میں زیادہ
رکعت کے ساتھ عبادت کرنا چاہتا ہے کبھی میں رکعت کبھی جالیں رکعت کبھی اکتا ایں مع و ترکے۔ علیہندا القیاس صحابہ کا فعل ہے ایک
بھر موجود ہے درست ہے۔ فقط بھر رکعت سنتِ عمرؓ کی کہنا بے ثبوت ہے۔

اعتكاف و شبِ قدر کا بیان [اعتكاف سنت موكدہ ہے قرآن میں اس عبادت کا ذکر موجود ہے۔ اعتكاف ہے تین
انشیعات کے واسطے مسجد میں اپنے خود کو مقید کر دیں ذکرِ اللہ و عبادت و تلاوت قرآن]

کیلئے ایک دن نصف دن ایک دن اور اس سے زیادہ جتنے روز تک چاہے اعتكاف کرے درست ہے فرمایا اللہ ربِ اک نے فلا
تب اشر و هن و انتم عاكفون في المساجد جب وقت تم مسجدوں میں اعتكاف کئے ہو بیوں سے نہ ملو۔ اعتكاف مسجد میں کرنا چاہئے
مرد عورت دونوں اعتكاف کریں سنت ہے۔ جوان عورت کیلئے حرم کی ضرورت ہے۔ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کرنے تھے اور آپ کی
ہبھیں اعتكاف کرنی تھیں اعتكاف والا بغیر ضرورت مسجد سے نسلکے۔ حاجت ضرورت کیلئے لکھا درست ہے جیسے پرانہ بیٹا باب یا
کوئی حضرت کھانا لانیو لا اہنیں ہے جا کر خواہیم۔ نماز جمعہ کیلئے جادوے جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہو۔

رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ قدر کی تلاش کرنے کیسے پہلے عشرہ میں اعتكاف کیا اسکے بعد دوسرا عشرہ میں اعتكاف کیا۔ اللہ
پاک کی طرف سے آپ کو اطلسی ہری جکلوڑ ہونڈ مر سے ہو یعنی شبِ قدر و آخر عشرہِ رمضان میں ہے پھر آپ نے عشرہ و آخر کا اعتكاف کیا اور
ہمیشہ اس پر دو امام کیا جب تک زندہ رہے۔ صحیح بخاری مسلم وغیرہ میں یہ کل مذکور ہے۔ جب آخر عشرہ داخل ہوتا تھا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم

اہل و ہیال سے کنارہ کشی کر کے عبادت بیرون کو شان ہوتے۔ رات عبادت میں گزارتے اپنی اولاد کو عبادت کیلئے جگایا کرتے کاموں عبادت

کرو۔ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی العشر الا واخر من رمضان حتى توفیه اللہ عزوجل رواه البخاری و موسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثرة آخر رمضان میں ہمیشہ احکاف کرتے تھے یہاں تک کہ

امن نے آپ کی بوج کو قبض کر لیا یعنی اسکل فرمائے۔

عن عائشۃ ان النبی علیہ السلام و لم کان اذا دخل العذر لا واخر ایام اللیل وايقظا هم و شر المیور

متفق علیہما حوقن عثرة آخر رمضان کا، اصل ہوتا تھا درات کو زندہ رکھتے۔ اپنے اہل کو جگائے اور خود عبادت کیلئے کمر بستہ ہو جاتے۔

سمیع مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثرة آخر رمضان میں اسقدر کو طیش کرتے (عبادت میں) دوسرے وقت اسقدر کرتے۔

ہمچنان تاؤں میں شب قدر مخفی ہے اکیسویں رات۔ تیسیسویں رات۔ پچیسویں رات۔ سنا یسویں رات۔ شب قدر کی بات عبادت کا ثواب ہزار ہمینہ کی عبادت سے بڑھ کرے جو حضرت عاشورہ المونین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا الگ میں شب قدر پاؤں کیا دعا پڑھوں آپ نے فرمایا (دعا پڑھ۔ اللهم إذ أنت عفوًا حفظ العقوبة أخلفتني تولدي وحسن واحد وابن ماجھ

جب رمضان پورا ہو جاوے صدقہ فطرہ ادا کرنا فرض ہے ہر ایک مسلمان مرد عورت بوڑھے جوان بچے ہر ہر ایک کی طرف صدقہ فطرہ سے نظرہ ادا کیا جاوے پوئے تین سیرے کے قریب ہو گیوں۔ کھجور، چاول وغیرہ متواتر جو کام عید کے نام سے ہے ادا کیا جاوے فطرہ ادا ہو گا اور فطرہ کا ثواب حاصل ہو گا۔ اور اگر عید کے نام کے بعد فطرہ ادا کیا فطرہ کا ثواب نہیں ہو گا بلکہ صدقہ کا ثواب ہو گا۔ فقیر میکین طلباء رسا فوجیہ مسلمانوں کو دیا جاوے اسیں کا فرشٹک کا حصہ نہیں۔

حدیث میں ہے عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر من رمضان صاعاً من تم ادو صاعاً من شعیر علی العبد والذکر والانثی والصغير والكبير من المسلمين رواه البحایۃ بتخاری مسمی وغیرہ ما د

زکوٰۃ فطرہ رمضان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ایک صاع کھجور ایک صاع جو غلام آزاد مرد عورت بچے بھے ہے ہر ایک مسلمان پر۔ ابو سعید خدری صحابی کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فطرہ کلتے تھے آما ایک صاع۔ ایک صاع کھجور ایک صاع برہنہ جو ایک صاع منقی ایک صاع جو ایک صاع پنیر دار تھی۔ صاع ایک برتن کا بیان ہے غلہ وغیرہ اس سے ناپتی ہیں۔

عن ابن عباس قال قال فرض رسول فطرہ ادا کرنا باعث ثواب ہے بعد فطرہ روانہ میں ہو گا۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر

طہرۃ للصادقین من اللغو والفت وطہرۃ للساکین فن اداها قبل الصلوۃ فہی زکوٰۃ مقبولة ومن اداها بعد الصلوۃ فہی صدقۃ من الصدقات رواه ابو داؤد ابن فاجح وصحیح الحاکم وعبد الشین عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطرہ کی فرض فرمایا۔ روزے دار کار روزہ صاف سفرہ پاک ہو جاتا ہے یہودہ بات لغو کام۔ فرش وغیرہ سے اور میکینوں کا کھانا کھلانا ہے۔ جو شخص فطرہ ادا کر گیا نماز (عید کے) پہلے اسکا صدقہ قبول ہے اور جو فطرہ ادا کر گیا بعد نماز (عید کے) وہ صدقہ میں سے ایک صدقہ ہے۔

جو باتیں لغوبیکار زبان سے گالی لگھ وغیرہ اور گناہ صغیرہ کا مرنکب ہو جاتا ہے روزے کی حالت میں روزے میں انقضائے جاتا اسکے

قابل قبول نہیں ہوتا جب وقت صدقہ فطرہ ادا کیا جاتا ہے روزہ مگاہ و الہی میں قول ہو جاتا ہے عجیز ہر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُ عَلٰیہِ وَسَلَمَ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ مَعْلُقٌ بَيْنَ النَّمَاءِ وَالارضِ وَلَا يَرْفَعُ الْأَبْرَكَةَ الْفَطْرَةَ تَرْغِيبٌ تَرْهِيبٌ یہ حدیث غریب ہے سند خوب کھڑی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں روزہ رمضان کا درمیان زمین و آسمان کے معلق رہتا ہے اور حضور الہی میں قبول نہیں ہوتا مگر زکوٰۃ فطرہ ادا کرنے کی بعد اور جو شخص فطرہ ایک صاع گھوپ وغیرہ ادا کرنے پر قادر نہیں تھا درست ہے آدھا صاع فطرہ بھی ادا کر سکتا ہے جسکا صحیح اندازہ سوا سیر گھوپ ہوتا ہے اسکے متعلق احادیث وارد ہیں اور ایک جماعت صحابہ کا ہی مسلک ہے۔ فطرہ ادا کرنا ہر ایک دولتمند و غریب دنوں پر ہے وہ غریب جو ایک صاع آدھا صاع ادا کرنے پر قادر ہے۔ فطرہ چاند میکھنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے مگر سے نماز عید کیلئے میکھنے سے قبل ادا کرنا چاہتے ہے۔ حدیث صحیح میں اسی طرح ہے فضیلت اسی میں ہے، عید کے چھاندے پہلے دو چار دن یا زیادہ اگر فطرہ دیا جاوے درست ہے میکین محتاج مسلمانوں کو عید کے دن گداگری سے بجا نا چاہئے فطرہ دیکرے پر وہ کر دینا چاہئے۔ حدیث میں اسی طرح ہے۔ ترغیب ترہیب۔

بیان عید

عید کی رات بزرگ ہے امامہ صحابی سے حدیث آئی ہے جو عید کی رات نماز پڑھیگا خلوص نیت سے اللہ کیلئے اسکا دل ہوشیار ہو گا (تسکین کے ساتھ جسدن اور لوگوں کے دل مر جائے ہوئے) ابھی کل ثقہ ہیں مگر ایک راوی بقیہ عید کے دن روزہ کپتا حرام ہے یعنی عید الفطر اور عید الصھن اور تین دن ایام مشریق (یعنی عید قربانی دسویں تاریخ کے بعد گیارہوں بارہویں دنوں عید کے دن روزہ کپتا حرام ہے) ایام مشریق اور تین دن ایام قربانی دسویں تاریخ کے بعد گیارہوں بارہویں تیزیوں وی اچھے عید کی نماز سنت ہو کر ہے بعض علماء کے نزدیک واجب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسپر روای ہے لچھے کہٹے عید کے دن ہٹتے جاویں نوشبوتل وغیرہ لگاؤں عمل کر لینا بھی بہتر ہے ذکر ائمہ ائمہ اکابر کہتے ہوئے راستوں سے نماز عید کیلئے جاویں اور دوسرے راستے بعد نماز ذکر اللہ کرتے ہوئے واپس ہوں کچھ مجوہ غیرہ کھا کر نماز عید کیلئے جاویں سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو نوں عید و جمعہ میں کہا اسخن پہنچتے تھے۔ ابھی خزیں نیل الا وطار۔ دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھاری وارچارہ میں عید میں اور محتاط تھے۔ نیل

حضرت علیؑ فرماتے ہیں پہلی عید کیلئے جانا سنت ہے اور مگر سے نکلنے کے پہلے کچھ کھایا سنت ہے۔ ترددی حدیث ہے۔ انس صحابی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کیلئے نہیں جاتے تھے یہاں تک کہ کچھ بھریں کھایا سنتے اور طلاق کھاتے تھے (بغاری احمد) اور عید قربان میں جب واپس ہوتے تھے اسوق اپنی قربانی کے گوشت کھاتا (ابن ماجہ ترمذی) جابر صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کیلئے ایک راستے جلتا اور دوسرے سے آتے (صحیح بندری) نماز عید جملہ میں ادا کرنا سنت (بغاری ابو داؤد ابن ماجہ) نماز کا وقت آنکل بٹکنے کے بعد سے دوپہر کے پہلے تک ہے جب روشنی پہلی جاوے نماز شرارق کا وجود قوت ہے فہی اول وقت نماز عید کا ہے اور ہی منون ہے ابو داؤد وغیرہ میں اسی طرح ہاتھ ہے اس حدیث کے راوی کل ثقہ ہیں۔ نماز عید میں اذان ہے زاد اقامات کہتا۔ خطبے پہلے نماز عید کی پڑھنی چاہئے۔ اس پر عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء کا رہا ہے۔

عورتیں ادھیر جوان لڑکیاں کنواری ہر ایک کو نماز عید کیلئے عید گاہ میں جانا سنت ہے۔

عورتوں کا نماز عید کیلئے جانا

حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حکم فرمایا کہ ہم نماز

عبد کیلے آزاد عورتوں کو گنواری جوان عورتوں کو بجاویں جیسی والی عورتوں کو بھی حافظہ مصلی سے الگ رہیں مسلمانوں کے ساتھ بیکھیوں اور عذاؤں میں شرک کریں ہوں۔ جس نے کہا مارسل ائمہ بعض عورتوں ہم میں ان کے پاس جا درے نہیں ہیں (کہ وہ اور حکم کے جادوں) آپ نے فرمایا ان کی بہیوں (سہمان عورتوں) انکو حرام ہے اور حاکم بجاویں (بخاری مسلم) حافظہ عورتوں نوگول سے (خوازہ نہستے والی عورتوں سے ایسے) رہیں۔ لوگوں کے ساتھ سکھیوں میں شامل رہیں (مسلم ابو داؤ)

نبی سیروں کی عبید میں کثرت ہوئی چاہئے | فرمایا اللہ پاک نے روزے کو پراکروا ذکر یہی کہو۔ قال اللہ تعالیٰ
وَتَكْلِمُوا العَدُوَّ وَلَا تَكْلِمُوا إِلَهًا عَلَى عَاهَدِكُمْ وَإِنْ أَنْ يَرِيْسَ

بعض علماء کے نزدیک عبید میں تکمیر ہے اور بالآخر علماء سنت کہتے ہیں راستے میں آتے جاتے وقت نہ کسے پہلے خانہ کے بعد عبید گاہ میں تکمیر لوگ کہیں اس طرح ائمہ الکبر ائمہ اکابر کیلئے اللہ اکبر کا اللہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ الکبر و بنو احمد و بعض حدیث میں پہلے یہ دوں کو زینت دو ائمہ الکبر پیر طبری۔ لیکن حدیث ضعیف ہے۔ عبادت بن عویش عبید گاہ میں جانے زور سے تکمیر کرتے ہوتے۔ ایک روایت میں ہے جب اللہ بن عویش عبید گاہ میں عبید قطر کے بعد طلوع ہونے سوچن کے نتیجے یجاں تکمیر کرتے ہوئے پہاڑ کے عبید گاہ میں پہنچتے۔ پھر تکمیر کرتے رہتے تھے جب امام اکبر پیغمبر خانہ اس وقت تکمیر کر رہے تھے۔ تکمیر خوبی پر تکمیر ہے، سوہ ناخن کے پہلے کہی جادیں دوسرا رکعت میں سورہ فاتحہ کے پڑھنے سے پہلے پانچ تکمیری ہی جاوی ترقی ابوداؤ دعیہ میں اسی طرح ہے یہی سنت مصوبہ طبیب ہے۔ **نماز عبید** تکمیروں کے ساتھ نماز عبید حدیث مرفوع صحیح سے صاف طور پر ثابت نہیں۔ بعض صحابہ کا فعل موجود ہے۔

سرقة صالحی سے حدیث وارد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نمازوں عبید میں سچے اسمہ ربک الاعلیٰ او هل انا لاصحد رسالت اللہ علیہ السلام
سوزن پڑتے۔ احمد طبری۔ دوسری حدیث صحیح میں ہے عبید القطر۔ عبید القطب میں سورۃ قمر پڑھا کرتے تھے۔

عبید کے بعد چھروزے سنت ہیں | احادیث رمضان سے روزے ایک جمیس کے ہوئے اس کا ثواب دس بہنیہ کا ہے ہر ایک روزے کا ثواب دس روزے کا ہے تو اس قاعدے سے نیس روزے کا ثواب دس سو

دن کا ثواب ہوا۔ سال بھر کے روزے کے ثواب میں دوہنیہ کی کمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبید کے بعد شوال میں چھ روزے کمود و مہینہ کا ثواب اسکا ہوگا ہر سے سال کے روزے کا ثواب حاصل ہوگا اسکو سو شعب عبید کا روزہ کہتے ہیں۔

عن ابی ایوب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه ستام من شوال فذاك
صوم اللذھر و امسلم و غیره ابوا ایوب انصاری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے روزہ رمضان کا رکھا پھر چھ روزے بعد کو شوال میں رکھنے اسکو سال بھر روزے کا ثواب ہے۔ دوسری روایت میں تمام سنت ہے و قال من جلوہ الحسنة
فلا يغتر امثاله اہابن ماجہ یہی مذہب شافعی و احمد و داؤد وغیرہ ہم کا ہے۔ امام مالک امام ابو حنیفہ ناجائز رکھتے ہیں لیکن ان کو حدیث نہیں پہنچی۔ حدیث صحیح سے روزہ نہ کوہ ثابت ہے ۶

فَمَتَّ وَلَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ